سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یتیموں کے حقوق (کفالتِ یتیم)

عبدالرحیم اشرف*

ڈاکٹر امان اللہ بھٹی**

Islam is distinct in the matter to give complete instructions about orphans so that they could be a permanent part of that society. None of the other religions have given so much instructions in that regard. The purpose of these teachings is to enable them as a useful part of society.Holy Prophet's(PBUH) teachings about orphans include:their complete assistance, love and affection for them, safety of their inherited property,arrange for their education and marriage, and government has duty to impose for the safety of their property. It should be noted that Islam has given three main points about their rights.

1. Their nearest relatives and families are responsible for their care.
2. Other Muslims should take care of their rights.
3. Islamic Government is responsible for their affairs and Islam has given stress on that point.

Many blessings of Allah have one who looks after an orphan, many positive effect of that act on society are:

1.He would be in Paradise together with Holy Prophet(PBUH) like middle finger together with index finger.

2.Supporting an orphan is itself a Sadqa, and it would have double reward if orphan is your relative.

3.Supporting an orphan causes goodness in that life and also in the life hereafter.

4.It can eradicate jealousness from society and will spread love and affection.

5. Respecting and looking after an orphan has respect and virtue as well.

6. One who looks after an orphan clearly have shown his love with Holy Prophet (PBUH).

7. Supporting the orphan shows virtue and betterness for a woman, because after the death of his husband, by looking after her children she could be in Paradise with Holy Prophet(PBUH).

8.Supporting an orphan results in positive attitudes in society and will eradicate negative attitudes.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک اہم اور خاص پہلو افراد خانہ اور یتیم افراد معاشرت کی کفالت ہے۔

* لیکچرر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، شیخوپورہ۔

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج ریلوے روڈ، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جس کی طرف عام طور پر سیرت نگاروں کا رجحان بہت کم رہا ہے۔ سیرت طیبہ کے اس باب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت، یتیموں سے ہمدردی و غمگساری، حق داروں کی خبر گیری و خیر خواہی جیسے اوصاف حمیدہ آشکار ہوتے ہیں۔ حقیقت میں نبی ﷺ کی سیرت پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے آپ ﷺ کی کفالت اس طرح عالمگیر نظر آتی ہے جس طرح آپ جہاں والوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ ﴿وما ارسلنك الا رحمة للعالمين﴾ ''اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''(۱)

آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی عالمگیر، دعوت و خطابت بھی عالمگیر اسی طرح آپ کی طرف سے انسانوں کی کفالت بھی سارے جہان کی نظر آتی ہے اگرچہ اس کفالت کی صورتیں دو طرح سے بیان کی جا سکتی ہیں۔ ایک صورت ایسی ہے جسے ہم بالواسطہ کفالت کا نام دے سکتے ہیں اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے اس میں افراد و اشخاص معاشرت اور اجتماعات اقوام و ملل کی معاشی کفالت شامل ہے۔ جس کی ساری خیر و برکت کا سہرا آپ کے سر ہے۔ اور اس کا آغاز آفتاب نبوت کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس بالواسطہ کفالت سے سب سے پہلے ابولہب کی لونڈی ثویبہ استفادہ کرتی ہے کہ ابولہب اس کو آپؐ کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے آنحضور ﷺ کے تعلق سے کیا کیا فیض پایا (جس کی تفصیل کتب سیرت میں موجود ہے) وہ بھی کفالت کا ہی حصہ ہے۔

نبوی کفالتوں کے چشمہ فیضان سے دادا عبدالمطلب اور چچا ابوطالب بھی سیراب ہوئے۔ جناب عبدالمطلب کو آپ سے والہانہ لگاؤ صرف پوتے کی نسبت ہی سے نہ تھا بلکہ وہ آپ کی بے شمار برکتیں دیکھ چکا تھا۔ اسی طرح ابوطالب تو ہمیشہ آپ ﷺ کی کفالت و برکت کا معترف رہا، حتیٰ کہ وہ کہا کرتا تھا: ''محمد انک مبارک'' محمد (ﷺ) آپ مبارک ہیں''۔ (۲) جناب ابو طالب کی کفالت تو بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طرح سے کی گئی۔ اس گھرانے کی کفالت کے لئے آپ ﷺ کا بکریاں چرانا، تجارت کرنا، مکہ میں خوشبو فروخت کرنا بہت واضح ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت خدیجہؓ کی تجارت کو چار چاند بھی اسی بدر منیر کی بدولت لگے تو یہ بھی بعید از حقیقت نہیں ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ صرف حضرت خدیجہؓ ہی نہیں بلکہ مکہ کے کئی تاجروں کی تجارت کو فروغ آپ کی بدولت ہی ملا۔ آپ ﷺ کی کفالت اور برکت سے نہ صرف انسانی معاشرے کا ہر گوشہ اور ہر فرد فیض یاب ہوا بلکہ جانوروں کو بھی آنحضور ﷺ کی کفالت و محبت سے حظ وافر ملا۔

نبی ﷺ کی مکی اور مدنی دور کی وہ کفالتیں جو آپ نے بطور نبی یا حکمران کے فرمائی ہیں ان کی تفاصیل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیلئے تو کئی دفتر درکار ہیں جن میں سرفہرست مظلوم اور غلام مسلمانوں کو کفار کے شکنجہ استبداد سے چھڑانا، نئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ شامل ہے۔ کفالت نبوت کے حق دار بننے والوں میں حضرت بلالؓ، عامر بن فہیرہؓ، بعینہ، زنیرہ، نہدیہ اور ام عبیس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔(۳) ان کفالتوں میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا تعاون بھی بے مثال ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں کیا: مانفعنی مال احدٍ قط مانفعنی مال ابی بکر۔ ''مجھے جس قدر ابوبکرؓ کے مال نے فائدہ دیا وہ کسی اور کے مال نے نہیں دیا''۔(۴) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہ اعانت یقیناً اللہ کے دین کی خدمت تھی لیکن آقا علیہ السلام چونکہ قائد اور سربراہ تھے اور یہ ساری ذمہ داریاں آپؐ نے ادا کیں اس لئے یہ کفالتیں آپ سے ہی منسوب ہوں گی۔ مدنی دور کی نبوی کفالتوں کا احاطہ تحریر میں لانے کے لئے کئی تصانیف درکار ہیں، جن میں مہاجرین کی آبادکاری، خانوادہ نبوت کا قیام و طعام، اہل صفہ کی کفالت، مجاہدین، غازیان اسلام اور شہداء فی سبیل اللہ کے ورثاء کی اعانت و کفالت سر فہرست تھی۔ غرض یہ کہ حضور پرنور ﷺ کی ذات گرامی نے بالواسطہ کفالت کو اس احسن انداز سے نبھایا کہ افراد، اقوام اور ملل کی آسودگیوں کا مناسب طور پر خیال رکھا۔ جس کی دوسری کوئی مثال تاریخ انسانیت پیش نہیں کرتی۔

اس مضمون میں محمد رسول اللہ ﷺ کی اُن یتیم افراد کی کفالت کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو باقاعدہ طور پر نبوت کے زیر سایہ رہے، جن کی تعلیم وتربیت کے آپ ﷺ کفیل بنے اور انہیں آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر اطوار حیات کو سمجھنے اور حسن کردار وعمل سے مزین ہونے کا موقع ملا۔ نیز قرآنی آیات بینات میں بیان کردہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی میں رسول اللہ ﷺ کا ذاتی کردار اور معاشرے کے دیگر افراد کو یتیموں کی کفالت ونگرانی کی ترغیب وتحریض کیلئے جو احکامات ارشاد فرمائے ان کی روشنی میں یتیموں کے حقوق کا جائزہ زینتِ قرطاس کیا جاتا ہے۔ آغاز میں لفظ کفالتِ یتیم کی لغوی اور اصطلاح پیش کی جاتی ہے۔

کفالت کا مفہوم:

بطور لغت: کفالۃ باب کفل یکفل سے مصدر جو کہ (ك. ف. ل) کے مادہ سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ایک چیز کا دوسری کیلئے ضامن ہونا ہے۔ ابن فارس کہتے ہیں: کافل اور ضامن اصل میں کفیل کے ضمن میں آتے ہیں۔ اور کافل سے مراد ایسا شخص ہے جو کسی انسان کی پرورش وتربیت کرتا ہے۔(۵) **بصائر ذوی التمییز** کے مصنف لکھتے ہیں: کفالت کا مطلب ضامن ہونا، ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: وھو یکفینی ویکفلنی'' وہ میری پرورش کرتا ہے اور مجھ پر خرچ کرتا ہے۔(۶) اس کے علاوہ کافل سے مراد ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو کھا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تا پیتا نہ ہو یا روزوں میں وصال کرتا ہو یعنی اکل وشرب کے بغیر ہی وہ شخص اپنا آپ کفیل ہو۔ امام راغب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ﴾ ''اور اُس (مریمؑ) کی کفالت زکریا نے کی''۔ میں کفّلها تشدید کیساتھ ہے جس کا مطلب کفیل بننا ہے۔ اور کفلها کو تخفیف کیساتھ بھی پڑھا گیا ہے جس کا معنی ضامن ہونا ہے۔ (۷)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں: کفلها کا مطلب ہے کہ انہوں نے اُسے اپنے ساتھ ملا لیا۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: ''قبولٍ حسنٍ اور نباتِ حسنٍ'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی پرورش اپنے حکم سے ایک نبی کے ذمہ لگائی اور حفاظت کا حکم دیا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے چونکہ حضرت مریمؑ کی ماں ولادتِ مریمؑ کے بعد جلد وفات پا چکی تھیں اور والد تو اُس وقت کے وفات پا چکے جب وہ شکم مادر میں تھیں۔ (۸) ابن منظور لکھتے ہیں: تکفلتُ با لشیئی کا مطلب ہوتا ہے میں نے اُسے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور اُس سے بوجھ ہلکا کر دیا، اُسے اپنائیت دی، اُس سے اجنبیت اور تنہائی کو ختم کر دیا۔ (۹) اور کافل لفظ کفل سے ماخوذ ہے جس سے مراد وہ لکڑی ہے جو سوار کے پیچھے ہوتی ہے اور سواری پر بیٹھنے کیلئے مدد دیتی ہے۔ کفل کا ایک مطلب دگنا یا دومثل بھی ہوتا ہے جیسے: ﴿يوتيكم كفلين من رحمته﴾ ''وہ تمہیں اپنی رحمت سے دو حصے عطا کرے گا''۔ (۱۰) اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں دوگنا اجر عطا کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دومثل عطا کرے گا ار یہ بھی کہا گیا ہے دو حصے عطا کرے گا۔ (۱۱)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: یعنی تمہیں اللہ دو اجر عطا کرے گا۔ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کیوجہ سے اور دوسرا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ اس کی تاویل یوں کی جاسکتی ہے کہ اللہ تمہیں گناہوں سے بخشنے اور ہلاکتوں سے محفوظ رہنے کے لیے دو حصے عطا کرے گا وہ تمہاری حفاظت کریں گے جیسے کفل سوار کی حفاظت کرتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ (۱۲)

اور حدیث میں ہے ((انا وكافل اليتيم فى الجنة كهاتين فى الجنة له ولغيره)) اس میں لـه کی ضمیر اور لـغيره کی ضمیر کافل کی طرف لوٹتی ہیں۔ یعنی جس کی کفالت کی جا رہی ہے وہ کفالت کرنے والے کا رشتہ دار ہو یا اجنبی۔ اور هـاتيـن سے مراد دو انگلیاں سبابہ اور وسطی ہیں۔ (۱۳) اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے (الراب كـافل) تو اس میں الراب سے مراد یتیموں کی ماں کا خاوند ہے کیونکہ وہ مال کے ساتھ بھی تربیت اور پرورش میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔ (۱۴)

اور مکفول سے مراد وہ ہے جس کی بچپن میں کفالت کی گئی ہو۔ جیسا کہ وفد ہوازن والی حدیث میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے (وأنت خیر المکفولین) ''کفالت کیے گئے لوگوں میں آپ سب سے بہترین ہیں''۔ابن اثیر فرماتے ہیں: جس کی اچھے انداز میں بچپن کے اندر کفالت کی گئی ہو اور دودھ پلایا گیا ہو یہاں تک کہ بڑا ہو جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبیلہ بنوسعد میں دودھ پلائے گئے تھے۔(۱۵)

یتیم کا مفہوم:

بطور لغت: یتیم لغت میں فعیل کے وزن پر اسم ہے جو کہ اس قول سے ماخوذ ہے۔یتم الصبی۔امام جوہری فرماتے ہیں: انسانوں میں یتیم باپ کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ جانوروں میں ماں کی طرف سے ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔أیتمت المرأۃ۔یعنی وہ مونث موتم بن جاتی ہے جب اس کی اولاد یتیم ہو جاتی ہے۔(۱۶) تائیم سے مراد ایسی عورت ہے جس کا خاوند گم ہو چکا ہو۔(۱۷)

ابن منظور کہتے ہیں: یتم اور یتیم سے مراد ایسا بچہ ہے جس کا باپ گم ہو جائے، اور جس کی ماں گم ہو جائے اسے یتیم نہ کہا جائے بلکہ منقطع یا عجمی کہا جائے گا۔اور جس کا باپ گم ہو جائے اسے اللطیم بھی کہا جاتا ہے۔ابن خالویہ کہتے ہیں: پرندوں میں یتیم سے مراد وہ جس کا باپ یا ماں کوئی ایک گم ہو جائے۔ابن منظور مفضل سے نقل کرتے ہیں: یتم دراصل غفلت کو کہتے ہیں اور یتیم کو یتیم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ نیکی (احسان) سے غافل ہوتا ہے۔(۱۸)

ابوعمرو فرماتے ہیں: تیتم سے مراد ایسی عورت ہے جس کی شادی نہ ہو، جب شادی ہو جائے تو اس عورت کے تعارف سے یتیم کا نام زائل ہو جائے گا۔قرآن مجید میں ہے:﴿واتو الیتامیٰ أموالھم﴾ ''یتیموں کو اُن کا حق دو''۔(۱۹)

ابن اثیرؒ فرماتے ہیں: بسا اوقات یتیم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے۔اور انسان کی دونوں حالتوں میں یعنی کہ بلوغت سے قبل اور بعد میں بھی۔بلوغت کے بعد جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم ابی طالب کہا جاتا تھا حالانکہ آپ بڑے ہو چکے تھے۔کیونکہ انھوں نے آپ کی پرورش باپ کی وفات کے بعد کی تھی۔ایسے ہی ایک حدیث میں ہے:((تستامر یتیمۃ فی نفسھا فان سکتت فھو اذنھا)) تو یہاں یتیمۃ سے مراد نوجوان بالغہ عورت ہے جس کا باپ بلوغت سے قبل ہی وفات پا چکا ہو۔حدیث شعبی میں ہے: ''ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے کہا میں یتیم عورت ہوں تو تمام اصحاب ہنس پڑے''۔آپ نے فرمایا: ''عورتیں یتیم ہی ہوتیں ہیں'' (یعنی کمزور ہوتی ہیں)۔(۲۰) امام محمد بن علی تھانویؒ نے یتیم کی تین اقسام بیان کی ہیں جن کا خلاصہ ہے کہ یتیم انسانوں میں باپ کے بغیر۔حیوانوں میں ماں کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بغیر اور جواہرات میں جس کی مثال نہ ہو، مراد ہے۔(۲۱)

کفالتِ یتیم کا اصطلاحی مفہوم:

ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ''کافل الیتیم سے مراد یتیمی کے تمام معاملات اور مصالح کا نگران ہوتا ہے۔(۲۲) مصنف قاموس فقہی لکھتے ہیں: کافل الیتیم سے مراد یتیموں کی نگرانی اور تربیت کرنے والا ہے۔(۲۳) شرعی طور پر یتیم سے مراد وہ چھوٹا بچہ ہوتا ہے جو اپنے باپ کو گم پائے۔ لہٰذا یتیم کی کفالت کا مطلب یہ ہوا کہ اس چھوٹے بچے کے معاملات کا خیال رکھنا اس کی تربیت کرنا اور اس کی طرف احسان کرنا یہاں تک کہ اگر وہ مذکر ہے تو مردوں کے برابر ہو جائے اگر لڑکی ہے تو اس کی شادی کر دی جائے۔(۲۴) کفالۃ الیتیم کی لغوی اور اصطلاحی بحث کرنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ باپ سے محروم انسان مرد یا عورت کو یتیم کہتے ہیں اور کفالت یتیم سے مراد محروم پدر شخص کی مکمل نگہداشت و پرداخت اور تعلیم و تربیت ہے۔

یتیم شخص چونکہ حقیقی سرپرستی سے محروم ہوتا ہے اور عام طور پر انسانی معاشرے میں ایسے افراد کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جبکہ حقیقت میں انسانی ہمدردی و غمگساری کے سب سے زیادہ حق دار ایسے افراد ہی ہوتے ہیں جن کے حقوق کا تعین از حد ضروری ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جو انسانی سماج میں سب سے بہترین کفیل ہو گزرے ہیں آپ نے خود بھی یتیمی و یسیری کے داغ برداشت کیے اور یتیموں کے درد و الم کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ ان کے غموں کا مداوا، ان کے زخموں پر مرہم اور ان کی جسمانی و روحانی بیماریوں کے لیے مسیحا بنے۔ آپؐ کے اعلیٰ و ارفع کردار کی تصویر مولانا الطاف حسین حالی نے یوں کھینچی ہے۔

؎ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا	مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
؎ مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا	وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
؎ فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ	یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ (۲۵)

قرآن مجید نے والدین اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کے بعد جس طبقے کے حقوق پر زور دیا ہے وہ یتامیٰ ہیں۔ کتاب اللہ میں یتیم اور یتامیٰ کا لفظ ۲۳ مرتبہ، ۲۲ آیات اور ۱۳ سورتوں میں آیا ہے۔ قرآن مجید کی ان ۲۲ آیات میں یتیم کی نگہداشت و پرداخت، تعلیم و تربیت اور اسکی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے احکامات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور یتیموں کے حقوق کا تعین کرنے کیلئے سب سے پہلے حقوق انسان کی دائمی اور لافانی کتاب قرآن مجید میں یتیموں کے بارے میں بیان کی گئی آیات ربانی اور احادیث نبوی ﷺ کو سنگِ میل بنانے سے یتامیٰ کے درج ذیل حقوق مترشح ہوتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ا۔حقِ احسان:

کتاب وسنت کی تعلیمات سے یتیم کا پہلا حق ''حق احسان'' بے شمار دلائل و براہین سے واضح ہوتا ہے۔ مثلاً:﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ ﴾''اور والدین کیساتھ احسان کرو اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کیساتھ''۔(۲۶) اسی طرح سورۂ بقرہ میں بھی یہی حکم دیا گیا ہے۔﴿واتی المال علیٰ حبه ذوی القربیٰ والیتامیٰ﴾''اور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں پر مال خرچ کر''۔(۲۷)اس موضوع پر کئی دیگر آیات بھی موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یتیموں کیساتھ احسان کرنا اُن کا حق ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا مجھے ابوسلمہ کے بیٹوں پر (جو کہ یتیم تھے) خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور وہ میرے بیٹے بھی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:'' تو اُن پر خرچ کر تجھے دگنا ثواب ملے گا،ایک صدقہ دینے کا اور دوسرا قرابت کا''۔(۲۸)﴿ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ﴾''اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو۔''(۲۹)۔امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ یتامیٰ اور مساکین کیساتھ احسان کا رویہ اپنانے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ ان کی کفالت اور مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا''۔(۳۰)

۲۔حقِ اخوت:

قبل از اسلام جاہلی معاشرے کی طرح یتیم اور بے سہارا لوگوں پر ظلم کی کوئی گنجائش اسلام نے باقی نہیں رکھی بلکہ دیگر افرادِ معاشرہ کی طرح یتیموں کو بھی نہ صرف اسلامی اخوت کا حق دیا بلکہ تاکیدی احکامات جاری فرمائے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:﴿ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ﴾''اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ شریک رکھو تو یہ تمہارے بھائی ہیں''۔(۳۱) آیت کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے والد گرامی کی نعمت سے محروم شخص کو اسلامی اخوت کا فرد بنا کر بیشمار روحانی باپوں کا بیٹا اور بھائیوں کا بھائی بنا دیا۔اخوتِ دینی انسان کیلئے بیشمار محرومیوں کا بہترین نعم البدل ہے جو کہ تمام تر انسانی رشتوں سے مضبوط تر بندھن ہے جو کہ ایمان کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے اور قرآن اس کی تصویر کشی یوں کرتا ہے۔﴿ انما المو منون أخوةٌ ﴾''بیشک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔(۳۲)

۳۔حقِ اصلاح:

مصلحین قوم معاشرے کے دیگر افراد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ شفقت پدری سے محروم افراد کو بھی زیور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تربیت واصلاح سے آراستہ کرنا اپنی ذمہ دار سمجھیں کیونکہ قرآنی پکار یہ ہے کہ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ﴾ ''اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو کہہ دو کہ اُن کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے''۔(۳۳) اسی اصلاح کے عمل کو جاری کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (أنا و كافل اليتيم في الجنة كهاتين) اور ساتھ یہ فرمان: (أمسح راس اليتيم) ایک معتدل مزاج اور طبیعت شناس، بردبار شخص کا فرمان تھا کہ یتیم کے قریب ہو، اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اس کے لیے تبسم کر، اس کی دلجوئی کے لیے مسکرا، اپنی شخصیت کا اثر اس کی روح میں منتقل کر، اچھے انداز تکلم کے ساتھ گفتگو کر، کیونکہ انسانی طبیعت اپنے بزرگوں سے سیکھنے میں زیادہ وقت نہیں لیتی۔ لہٰذا یتیم اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی صلاح کیلئے یہ شفقت بھرے سارے رویے بروئے کار لائے جائیں۔(۳۴) درج بالا آیت ربانی اور حدیث سے یتیموں کی اصلاح اور تربیت کے بارے میں تاکیدی طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔۔ اسی عمل خیر کی طرف ترغیب دیتے ہوئے ہادی کائنات نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی یتیم کے سر پر صرف اللہ کی رضا کیلئے ہاتھ پھیرا تو اُس کیلئے سر کے ہر بال کے برابر نیکیاں ہونگی''۔(۳۵)

۴۔ حق انفاق:

اسلامی تعلیمات میں حقوق انسانی کی جو فہرست ملتی ہے اس میں یتامیٰ کے حقوق میں ایک اہم ترین حق اُن پر اپنے مالوں سے صدقہ کرنا واجب قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (215)﴾ ''اے محمد ﷺ! لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں؟ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا ہو وہ (درجہ بدرجہ اہلِ استحقاق یعنی) ماں باپ، قریب کے رشتہ دار، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ تعالیٰ اُس کو جانتا ہے''۔(۳۶) مسلمانوں کے صدقہ وخیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کے حقداروں میں یتیم بچوں کو صفِ اول میں شامل کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یتیموں پر صدقہ کرنے کی مزید تاکید فرمائی ہے: حضرت زینبؓ (عبداللہؓ کی بیوی) فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دن مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ((تصدقن ولو من حليكن)) تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات سے ہی کیوں نہ کرو۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں اپنے خاوند اور کچھ یتیم بچے ہیں میرے پاس ان پر خرچ کرتی ہوں کیا یہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے دو اجر ہیں قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کا اجر۔(۳۷) یتیموں کے نفقہ کے اہتمام کے بارہ میں احکامات اتنے واضح ہیں کہ جن ایام میں اُن کی کم سنی کی وجہ سے اُن کے اموال روکنے کا حکم ہے اُن ایام میں بھی اُن کے طعام ولباس کے انتظام کا فیصلہ اس حکیمانہ انداز میں قرآن مجید میں موجود ہے جس سے یتیموں کے حقِ نفقہ کی اہمیت خوب واضح ہورہی ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ نے یتیموں پر خرچ کرنے کے بارے میں مزید تاکید اس حدیث میں فرمادی: ((ان هــــذا المالُ خضرةٌ حُلوةٌ فنعم صاحب المسلم ما اعطیٰ منه المسكين و اليتيم و ابن السبيل)) ’’یہ مال سرسبز و شاداب ہے اچھا مسلمان وہی ہے جو اس مال سے یتیم، مسکین اور مسافر کا حق ادا کرتا ہے‘‘۔(۳۸)

۵۔حق تحفظ مال:

کتاب سنت کے بنظرِ غائر مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یتیموں کے حقوق میں سب سے زیادہ اہمیت طلب مسئلہ اُن کے مال کا تحفظ ہے جو حق اسلام سے قبل بالکل غیر محفوظ اور غیر معروف تھا۔ اسلامی تعلیمات میں اموال الیتامیٰ کی حفاظت کے بھرپور احکامات موجود ہیں۔ قرآن مجید نے یتیموں کا مال اپنے مال سے ملا نے سے سختی سے منع کیا اور پورا پورا مال واپس لوٹانے کا حکم دیا۔﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَالِكُمْ﴾ ’’اور نہ اُن کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ‘‘۔(۳۹) نیز فرمایا: ﴿وَآتُوا۟ الْيَتَامَىٰٓ أَمْوَالَهُمْ﴾ ’’اور یتیموں کا مال (جو تمہاری تحویل میں ہو) اُن کے حوالے کردو‘‘۔(۴۰) اور کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے یتیموں کا مال کھانا اپنے پیٹوں میں انگارے بھرنے کے مترادف قرار دیا ہے جو کہ شدید تر تنبیہ ہے۔﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ ’’جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے‘‘۔(۴۱) اگر کفیل بدنیتی سے پاک ہو اور نیک نیتی اور خیر خواہی کا پیکر ہو تو یتیموں کا مال محفوظ کرنے کیلئے اُن کا مال بھی اپنے کاروبار میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔﴿ولا تقربو ا مال اليتيم الا بالتي هي أحسن﴾ ’’اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر جو احسن طریقہ ہو‘‘۔(۴۲) ابوبکر الجصاص اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں: کہ یتیم کے مال کو اپنے مال کیساتھ ملایا جاسکتا ہے بشرطیکہ اصلاح مراد ہو۔(۴۳) حقیقت میں یتیموں کے اموال کے تحفظ کا ایک یہ بھی بہترین ذریعہ ہے۔

۶۔حق تحفظ وقار:

اسلام تکریم انسانیت کا دین ہے اور معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق و فرائض کو بہترین انداز میں طے کرتا ہے اور ہر کسی کو اس کی عزت اور وقار عطا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے وقار کا بھی خاص خیال

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رکھا گیا ہے۔ارشاد ربانی ہے:﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (9)﴾"تو تم یتیم پر ستم نہ کرنا"۔(۴۴)مزید تاکید کیلئے ایک اور مقام ملاحظہ ہو۔﴿كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (17)﴾"نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے"۔(۴۵)قرآن مجید کیساتھ حدیث رسول میں بھی یتیموں کا یہ حق اس انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ایک طویل حدیث میں ہادی کائنات نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جس نے کسی یتیم کے سر پر صرف اللہ کی رضا کیلئے ہاتھ پھیرا تو اُس کیلئے سر کے ہر بال کے برابر نیکیاں ہونگی"۔(۴۶)جو شخص جس قدر یتیم کی عزت اور وقار کا خیال رکھے گا وہ اسقدر جنت میں عزت اور وقار پائے گا۔کیونکہ کفالتِ یتیم باعثِ عزت بھی ہے اور ثواب بھی،لہٰذا وہ اس عمل سے رسول اللہ کے ساتھ کفالتِ یتیم میں شریک ہو کر جنت میں آپ کے قریب ہو سکتا ہے جو کہ رسول اللہ سے محبت کی دلیل اور وقارِ اعلیٰ کی ترین منزل ہے۔

۷۔حقِ عدل وانصاف:

نزول قرآن کیوقت جو طبقات ظلم اور مصیبت میں مبتلا تھے اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارتے تھے اُن میں ایک طبقہ یتیموں کا بھی تھا۔یتامیٰ کیساتھ ظلم اور زیادتیوں کی تفصیل کتب سیرت وتاریخ میں ملتی ہے۔قرآن مجید نے اس معاشرتی مظلوم طبقے کیساتھ بے پناہ عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔﴿انْ تقوموا لليتامى بالقسط ﴾"اور یہ کہ یتیموں کیلئے عدل وانصاف پر قائم رہو"۔(۴۷)اس مظلوم سماجی طبقہ کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی بھی قرآنی تعلیمات اور محمدی اخلاقیات میں قابل برداشت نہیں۔

۸۔حقِ شراکت:

انسانوں کی رہنمائی کیلئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف سے بیان کیے گئے اوامر ونواہی میں یتیم کو یہ حق دینے کی ترغیب بھی ملتی ہے کہ اُسکی تربیت کیلئے اُسے فارغ البال نہ چھوڑا جائے بلکہ اُسے کاروباری مشغولیت دی جائے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:﴿وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ﴾"اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ شریک رکھو تو یہ تمہارے بھائی ہیں"۔(۵۰)اس آیت کے ضمن میں جمہور مفسرین نے یہ گنجائش نکالی ہے کہ یتیم کی کفالت میں یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ اُن کے اموال کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اپنے جاری کاروبار میں شریک کرلیا جائے تا کہ اپنی سرپرستی میں یتیم کی تربیت بھی ہو اور اُسے بہترین ذریعہ معاش مہیا کرنے کی بنیاد رکھی جائے۔حقِ شراکت کے ذریعے یتیم کے مال کا تحفظ بھی ہوسکتا ہے اور اُسکے وقت کو کارآمد بنا کر صلاحیتوں کو بھی نکھارا جاسکتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۔حقِ قیام وطعام:

قرآن مجید نے جن لوگوں کو سخاوت سے کھانا کھلانے کی ترغیب دی ہے اُن میں یتیم بھی شامل ہیں: ﴿ ویطعمون الطعام علیٰ حبه مسکیناً ویتیماً ﴾ ''اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم کو کھانا کھلاتے ہیں''۔(۵۱) یتیم کو کھانا کھلانے کی ترغیب سورۂ نساء آیت نمبر:۴ اور سورۃ البلد آیت نمبر۴ میں بھی موجود ہے۔طعام کے ساتھ یتیموں کے قیام اور گھروں کی سہولت بھی باہم پہنچانا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے واضح ہورہی ہے: ((خیر بیت فی المسلمین بیتٌ فیه یتیمٌ یحسن الیه)) ''مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اُس کیساتھ احسان کیا جائے''۔(۵۲) لہٰذا یتامیٰ کے قیام وطعام کا مکمل انتظام اسلامی معاشرہ کی اولین ذمہ داری ہے۔

۱۰۔حقِ مالِ غنیمت و مالِ فئے:

مالِ غنیمت جو جہاد کے نتیجے میں مسلمانوں کو حاصل ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں بھی یتیموں کا خصوصی حصہ رکھا ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى ﴾ ''اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لُوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اہلِ قرابت اور یتیموں کا ہے''۔(۵۳) مالِ غنیمت کی طرح مالِ فئے میں بھی یتیموں کا خصوصی حق مقرر کیا گیا ہے جو کہ قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔﴿مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى ﴾ ''جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ اللہ کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے لیے ہے''۔(۵۴) ثابت ہوا کہ تمام مسلمانوں کے صدقات وخیرات کے علاوہ اجتماعی آمدن میں بھی یتیموں کا مخصوص حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

۱۱۔حقِ موانست:

اسلام نے باپ کی شفقت سے محروم بچوں کو پورے معاشرے کے بچے قرار دیتے ہوئے اُن کیساتھ نرمی کا پہلو اختیار کرنے کا حکم دیا اور یتیم کو دھتکارنے والے کو ناپسندیدہ شخص قرار دیکر اسکی حوصلہ شکنی کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿ فذالك الذی یدع الیتیم ﴾ ''جو یتیم کو دھکے دیتا ہے''۔(۵۵) اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: اس سے مراد ایسا شخص ہے جو یتیموں کو جھڑکتا ہے،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اُن پر ظلم کرتا ہے اور اُن کیساتھ شفقت اور احسان سے پیش نہیں آتا۔(۵۶) اور اسی طرح فرمان نبوی میں بھی یتیموں کیساتھ نرمی اور شفقت کا انداز اپنانے والے کی تعریف کی گئی ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے اچھی عورتیں (عربوں میں) وہ ہیں جو اونٹ پر سواری کرتی ہیں اور یتیم بچوں سے شفقت کرتی ہیں اور اپنے خاوندوں کا خیال رکھتی ہیں''۔(۵۷)

۱۲۔حقِ نکاح:

یتیموں کے حقوق میں نکاح کے حق کو خاصی اہمیت حاصل ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی آیات، نبی کریم ﷺ کی احادیث اور قوال صحابہ وصحابیات سے بخوبی ہوتا ہے۔قرآن مجید میں یتیم لڑکی کے نکاح کے احکامات واضح طور پر موجود ہیں جن میں سے ایک آیت یہ ہے: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا(3)﴾

''اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو اُن کے سوا جو عورتیں پسند ہیں دو دو یا تین تین یا چار چار اُن سے نکاح کرلو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کرسکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو، اس طرح تم ناانصافی سے بچ جاؤ گے''۔(۵۸) اسی آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ یہ یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو کسی کی ربائبہ ہو اور اس کی کفالت کرنے والے کو اُس کا مال اور حسن اچھا لگے اور وہ اُس سے نکاح کرنا چاہے تو اُسے حق مہر ضرور ادا کرنا پڑے گا۔(۵۹) ایسے ہی یتیم لڑکی کے نکاح کے آداب اس حدیث میں موجود ہیں: ((تستامر يتيمة في نفسها فان سكتت فهو اذنها)) ''یتیم لڑکی سے پوچھا جائے گا اگر وہ خاموش رہے تو یہ اُس کی اجازت ہوگی''۔(۶۰) تو یہاں یتیمة سے مراد نوجوان بالغہ عورت ہے جس کا باپ بلوغت سے قبل ہی وفات پا چکا ہو۔نیز حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دو کمزور صفت لوگوں کے حقوق ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں۔ایک یتیم اور دوسری عورت''۔(۶۱)

۱۳۔حقِ وراثت:

اسلامی تعلیمات میں مسئلہ وراثت اہمیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ((تعلموا الفرائض وعلموه فانه نصف العلم)) ''علم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وراثت سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔'' (۶۲) وراثت کے احکامات کا مطالعہ کرتے ہی یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ سب سے زیادہ احکامات یتیم کو وراثت دینے کے متعلق ہی ہیں خواہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ جن کی تفصیلات آیاتِ میراث سے واضح ہوتی ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی رو سے بیان کیے گئے یتیموں کے حقوق نبی کریم ﷺ نے اس قدر احسن انداز سے خود ادا کیے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کے بارے میں یہ کہنا کہ ((کان خلقه القرآن)) اس پہلو سے بھی سچ ثابت ہو گیا کہ سرورِ کائنات نے بے شمار یتیم بچوں کی بالواسطہ اور بلا واسطہ تربیت فرمائی اور اُن کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ چھوڑا۔ جن نفوس قدسیہ نے آپ کے چشمہ فیض سے کسبِ فیض کیا اُن کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ یہاں پر اختصار کیساتھ آپ ﷺ کے آفتاب تربیت کی چند شعاعیں پیش کی جا رہی ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے نکاح میں اپنے ساتھ پہلے خاوند ابو سلمہ کے یتیم بچے ہمراہ لائی تھیں جن کو آغوش نبوت میں لحاتِ با سعادت گزارنے کا موقع ملا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فرزندان و دختران کے ساتھ آپ کا معاملہ مختلف تھا، کیونکہ یہ حضرات جس وقت آپ کی کفالت میں آئے سب کے سب چھوٹے اور کم سن تھے۔ اس لئے ان کی تربیت بھی ان کی عمروں کے مطابق کی گئی۔ مثلاً: حضرت عمر بن ابی سلمہ کی یہ روایت: **كنت غلاماً في حجر النبي ﷺ وكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله ﷺ: يا غلام! قل بسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك.** ''میں نبی اکرم ﷺ کی گود کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا، میرا ہاتھ پلیٹ میں چاروں طرف پھیر رہا تھا۔ آپ نے دیکھا تو مجھ سے فرمایا: اے بچے بسم اللہ پڑھو، اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور جو کچھ تمہارے نزدیک ہے وہ کھاؤ۔'' (۶۳)

آپ کی تربیت اور تعلیم کا دلکش اسلوب پیش کرتی ہے۔ اسی طرح حضرت ام سلمہ کی ہی سب سے چھوٹی اولاد حضرت زینب بنت ابی سلمہ کے ساتھ کھیلنا اور فرطِ محبت سے زینب کے بجائے زوینب کہنا جہاں آپ ﷺ کا ان سے غایت درجہ تعلق اور انسیت و محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہیں اس کا بھی سبق ملتا ہے کہ بچوں کی تربیت اور پرورش میں ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو ان کے مزاج و ذہن سے ہم آہنگ ہو اور فطرت و طبیعت کا پورا خیال رکھا گیا ہو، تاکہ بچہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تربیت کی پہلی منزل میں انداز بیان اور نفس مضمون کی سختی و درشتگی سے متنفر ہونے کی بجائے اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق کلام کو پا کر اس سے دلچسپی کا مظاہرہ کرے اور شوق و رغبت کے ساتھ فکر و ذہن کی اصلاح و تربیت کا اہم فریضہ انجام پاتا رہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ان النبی ﷺ کان یلاعب زینب بنت ابی سلمة ویقول: یا زوینب یازوینب. (۶۴) ''کہ رسول اللہ زینب بنت ابی سلمہ سے کھیلتے تھے اور کہتے تھے: اے زوینب اے زوینب۔'' نیز حضرت زینب سے ہی مروی یہ روایت: کانت امی اذا دخل رسول الله ﷺ یغتسل تقول: ادخلی علیه، فاذا دخلت علیه نضح فی وجهی من الماء ویقول ارجعی. (۶۵) ''یعنی جب آپ ﷺ غسل فرماتے تو میری والدہ (ام سلمہ) کہتیں آپ کے قریب جاؤ جب میں جاتی تو آپ میرے چہرے پر پانی اچھالتے اور فرماتے: جاؤ جاؤ۔''

رسول اکرم ﷺ کا ان سے بے حد تعلق اور دلجوئی و دلبستگی کے ساتھ آپ کے انداز تربیت کا شاہکار بھی ہیں۔ اس قسم کی شمار روایت جو یہ باور کراتیں ہیں کہ بچوں کی عمر اور ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے پیش آنا چاہئے۔ کم عمری میں ہی سلمہ بن ابی سلمہ کا اپنی چچازاد بہن امامہ بنت حمزہ سے نکاح فرما کر جہاں ام المومنین حضرت ام سلمہ کی دلجوئی مقصود تھی وہیں احساس ذمہ داری اور فرائض کی ادائیگی میں عجلت بھی پیش نظر متصور ہوتی ہے نیز رخصتی سے قبل ہی امامہ بنت حمزہ کے انتقال پر آپ ﷺ کا یہ فرمانا ((هل جزیت سلمه)) ''کیا تو نے سلمہ کا حق دے دیا ہے۔'' (۶۶) حضرت سلمہؓ سے آپ ﷺ کی محبت پر غماز ہے۔ اس کے علاوہ ان اولاد ازواج مطہرات کا دیگر امہات المومنین سے ربط و تعلق ان کے گھروں میں جانا ان سے روایت کرنا۔ مثلاً: حضرت حبیبہ بنت ام حبیبہ کا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے روایت کرنا، حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا حضرت ام حبیبہ سے روایت کرنا اور حضرت عائشہ کا ہالہ بن ابی ہالہ کے سلسلہ میں آپ ﷺ کا ہالہ ہالہ کا قول نقل کرنا وغیرہ جیسے واقعات میں بھی آپ کی تعلیم و تربیت کا اثر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ جس نے اپنے اور غیر کے فرق کو ختم کر کے تمام امہات المومنین سے ربط و تعلق کو اس طرح استوار کر دیا تھا کہ ان میں سے کسی کے چہرے پر کسی بھی قسم کے سلسلہ میں ناگواری کی شکن ابھرتی اور نہ زبان پر حرف شکایت آتا۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا مجھے ابوسلمہ کے بیٹوں پر (جو کہ یتیم تھے)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور وہ میرے بیٹے بھی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اُن پر خرچ کر تجھے دگنا ثواب ملے گا، صدقہ کا اجر بھی اور قرابت کا اجر بھی''۔(٦٧)

حضرت زینبؓ (عبداللہؓ کی بیوی) فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دن مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ((تصدقن ولو من حلیکن)) ''تم صدقہ کیا کرو اگر چہ اپنے زیورات سے ہی کیوں نہ کرو''۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے پاس خاوند اور کچھ یتیم بچے ہیں ان پر خرچ کرتی ہوں کیا یہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے دو اجر ہیں ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا اجر''۔(٦٨)

یتامٰی پر تربیت رسول ﷺ کے اثرات:

یہ سب کے سب اثرات رسول اقدس ﷺ کی تربیت کا کرشمہ ہیں۔ جنہیں ان کے اخلاق و اعمال کی درستگی، فکر و نظر کی اصلاح اور علم و فن سے وابستگی کی طرف راہنمائی اس انداز سے فرمائی کہ ان میں سے ہر ایک اخلاق و مروت رشد و ہدایت، تبلیغ و دعوت اور فقہ و بصیرت کے بلند مقام پر فائز ہے جن سے علم و فن کا چراغ روشن ہوا اور رشد و ہدایت کی ایسی کرنیں نمودار ہوئیں جن کی روشنی میں دنیا آج تک علم و تحقیق اور فکر و فن کے جواہر پارے تلاش کر رہی ہے۔ مذکورہ بالا آیات و احادیث اور واقعات سے نبی ﷺ کی زندگی کا ایک منفرد باب سامنے آتا ہے۔ جس میں آپ کی یتیم بچوں سے محبت و شفقت اور انداز تربیت بہت دلنشیں انداز میں نظر آتا ہے۔ آپ کا یہ مربیانہ رویہ اساتذہ کرام، مصلحین قوم اور معمارین ملت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی زندگی کے اس پہلو میں یتیموں سے مروت و مودت کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کی بہت تاکید و تعلیم موجود ہے ۔ جس کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ لہذا ہمیں ہادی کائنات اور رحمت عالم کی تعلیمات کو دل و جان سے قبول کرنا چاہیے۔ اور اپنے گھروں، خاندانوں اور معاشرے کی اصلاح کے لئے انہی سنہری اصولوں پر عمل کرنا چاہیے، تاکہ ہمارا اسلامی معاشرہ جنت کا گہوارہ بن سکے۔

اس باب میں یتیموں کی اصلاح و تربیت کے بہت سارے حالات اور کارنامے کتب احادیث اور سیّر میں موجود ہیں، جن کے مطالعہ سے ان نفوس قدسیہ جنہیں کاشانہ نبوت میں پروان چڑھنے اور آغوش رسالت میں پلنے اور بڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، جن کی پرورش و پرداخت میں رحمت عالم ﷺ کی شفقت و محبت، لطف و موانست، دانائی و حکمت کا بڑا حصہ سمٹ کر جمع ہو گیا کی تربیت آشکارا ہوتی ہیں۔ یہ مخفی پہلو اس بات کا مستحق ہے کہ اسے سیرت النبی ﷺ کے پاکیزہ اور مقدس صفحات پر باقاعدہ جگہ دی جائے۔ جس کے مطالعہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے حضرت محبوب اقدس ﷺ کے طرز تعلیم وتربیت اور اصول اصلاح و درستگی کا انوکھا انداز سامنے آتا ہے۔ جسے کتاب زیست کا درخشندہ و تابندہ باب قرار دیا جا سکتا ہے۔ جن یتیم افراد کی تعلیم و تربیت کے آپ کفیل بنے اور انہیں آپ کی صحبت با برکت میں رہ کر اطوار حیات کو سمجھنے اور حسن کردار و عمل سے مزین ہونے کا موقع ملا، یہ سب اسی صحبت نبوی کا فیض ہے جس کی پاکیزہ زندگی میں عظمتوں کے اتنے نقوش موجود ہیں جنہیں اختیار کر کے آج بھی کامرانی اور کامیابی سے سرفراز ہوا جا سکتا ہے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

خلاصۃ البحث:

اسلام نے یتیم بچوں اور بچیوں کو معاشرے کا فعال اور متحرک حصہ بنانے کیلئے جو تفصیلی ہدایات دی ہیں وہ کسی اور تہذیب اور مذہب میں نظر نہیں آتیں۔ ان احکامات کا مقصد ہے کہ وہ معاشرے کا کارآمد حصہ بن کر اس کی تعمیر و ترقی کا کام اچھے طریقے سے سرانجام دیں۔ آپ ﷺ نے یتیموں پر شفقت و رحمت کا جو درس دیا ہے اسی میں ان کی ہر طرح خدمت کرنا، ان سے پیار کرنا، ان کے متروکہ مال و اسباب کی حفاظت کرنا، ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا، یتیم بچوں کی شادی کی فکر کرنا اور شادی کرانا، ان کو تکلیف و رنج نہ دینا، حکومت وقت کا ان کے مال و اسباب اور جائداد کی حفاظت کیلئے جج اور نگران مقرر کرنا، یہ سب امور شامل ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام نے یتیم کی دیکھ بھال اس کے حقوق کی ادائیگی کیلئے تین اہم پہلوؤں سے بندوبست کیا ہے۔

i۔ اس کے قریبی عزیز رشتہ دار اور خاندان کے لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

ii۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو اس کے حقوق کا خیال رکھنے کی تاکید کی ہے۔

iii۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ اسلامی حکومت کو ان کے معاملات کا ذمہ دار قرار دیا اور اس کے بارے میں تاکیدی احکام دیئے۔

کفالتِ یتیم کی بہت ساری برکات وثمرات کفالت کرنے والے پر بھی نازل ہوتی ہیں جن کے انسانی معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کی جنت میں مصاحبت جو کہ شرف اور فخر کے لیے کافی ہے۔ ۲۔ کفالت یتیم بذات خود ایک صدقہ ہے لیکن اس کا اجر دگنا ہوگا (ایک قرابت کا دوسرا صدقہ کا) اگر قرابت داروں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہو۔ ۳۔ کفالت یتیم کرنا اور اس پر خرچ کرنا فطرت سلیمہ پر دلیل ہے۔ ۴۔ یتیم کی کفالت اس کے سر پر مسح کرنا اور اس کے لیے خوش ہونا دل کو نرم کرتا اور سنگدلی دور کرتا ہے۔ ۵۔ یتیم کی کفالت دنیا و آخرت کی عمومی بھلائی کا سبب بنتی ہے۔ ٦۔ کفالت یتیم معاشرے میں سے بغض، عناد و کینہ کو ختم کرتی ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جبکہ الفت ومحبت کو فروغ دیتی ہے۔ ۷۔ یتیم کی عزت کرنا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا، اور خیال رکھنے میں عزت بھی ہے اور ثواب بھی، کیونکہ وہ اس عمل سے رسول اللہ کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے جو کہ رسول اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔ ۸۔ کفالت یتیم اخلاق حمیدہ میں سے ہے جس کی تعریف اسلام نے کی ہے اور اسے ثابت رکھا ہے۔ ۹۔ کفالت یتیم کسی بھی عورت کی نیکی کو اور صلاح کو ظاہر کرتی ہے کہ جب اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بچوں کی پرورش کر کے رسول اللہ ﷺ کا جنت میں ساتھ حاصل کر سکتی ہے۔ ۱۰۔ کفالتِ یتیم سے معاشرے میں مثبت رویے جنم لیتے ہیں اور منفی رجحانات کا خاتمہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ البقرہ ۲:۲۱۔
۲۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، ابوعبداللہ بن سعد، دار صادر بیروت، ۱۹۸۵ء۔، 120/1۔
۳۔ رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر حمید اللہ، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی، ص:47۔
۴۔ الرحیق المختوم، مبارکپوری، صفی الرحمٰن، مکتبہ سلفیہ، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص:130۔
۵۔ مقاییس اللغۃ، احمد بن فارس، القاہرۃ، ۱۹۹۲ء۔ 187/5۔
۶۔ بصائر ذوی التمییز فی الکتاب العزیز فیروزآبادی، المکتبۃ العلمیہ بیروت۔ 306/4۔
۷۔ المفردات فی غرائب القرآن، الراغب الاصفہانی، القاہرۃ، ۱۹۹۱ء، ص:656۔
۸۔ المفردات فی غرائب القرآن، ص:656۔
۹۔ المفردات فی غرائب القرآن، ص:656۔　۱۰۔ الحدید:28۔
۱۱۔ لسان العرب، ابن منظور، دار صادر بیروت، ۱۹۹۸ء، 588/11۔
۱۲۔ الجامع لاحکام القرآن، القرطبی، ابوعبداللہ احمد بن ابی بکر بیروت دار الکتب العلمیہ۔ 266/17۔
۱۳۔ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ابن اثیر، داراحیاء الکتب العربیہ، ۱۹۵۳ء، 192/4۔
۱۴۔ النہایۃ، 192/4۔　۱۵۔ النہایۃ، 192/4۔
۱۶۔ الصحاح، تاج اللغۃ وصحاح العربیہ، اسماعیل بن حماد الجوہری، القاہرہ، 2064/5۔
۱۷۔ اللسان العرب، 186/13۔　۱۸۔ اللسان العرب، 186/13۔
۱۹۔ النساء 2:4۔　۲۰۔ النہایۃ، 292/5۔
۲۱۔ کشاف، اصطلاحات الفنون، محمد بن علی تھانوی، القاہرۃ، ۱۹۹۸ء، 1544/4۔
۲۲۔ فتح الباری، فی شرح صحیح البخاری، ابن حجر العسقلانی، دار الریان للتراث قاہرہ، ۲۰۰۵ء، 451/10۔
۲۳۔ القاموس الفقہی، سعدی ابوحبیب۔ دار الفکر، دمشق، ۱۹۸۸ء، ص:322۔
۲۴۔ قاموس الفقہی، ص:322۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۵۔کلیات حالی، حالی، الطاف حسین، مجلس ترقی ادب لاہور، 128/1۔
۲۶۔النساء4:36 ۲۷۔البقرہ2:177
۲۸۔صحیح مسلم، دارالریان للتراث بیروت، حدیث: 1001۔ ۲۹۔الانعام6:152۔
۳۰۔تفسیر القرآن العظیم، دارالمعرفۃ بیروت طبعہ اولیٰ ۱۴۰۱، 298/2۔
۳۱۔البقرہ2:220۔ ۳۲۔الحجرات: 10۔ ۳۳۔البقرہ2:220۔
۳۴۔ کما تحدث الرسول، استاذ خالد محمد خالد، القاہرہ، 204/2۔
۳۵۔مسند احمد، احمد بن حنبل، دارلکتب العربیہ بیروت، ۱۹۹۸ء، 250/5۔
۳۶۔البقرہ2:215۔ ۳۷۔صحیح مسلم، حدیث: 1000۔ ۳۸۔فتح الباری: 1465/3۔
۳۹۔النساء4:02۔ ۴۰۔النساء4:02۔ ۴۱۔النساء4:10۔
۴۲۔الانعام6:152۔ ۴۳۔احکام القرآن: 13/2۔ ۴۴۔الضحیٰ: 09۔
۴۵۔الفجر: 17۔ ۴۶۔مسند احمد: 250/5۔ ۴۷۔النساء4:127۔
۴۸۔البقرہ2:215۔ ۴۹۔صحیح مسلم، حدیث: 2983۔ ۵۰۔البقرہ2:220۔
۵۱۔الدھر: 08۔ ۵۲۔سنن ابن ماجہ، حدیث: 3679۔
۵۳۔الانفال: 41۔ ۵۴۔الحشر: 07۔ ۵۵۔الماعون: 02۔
۵۶۔تفسیر ابن کثیر: 592/4۔ ۵۷۔صحیح مسلم، حدیث: 2527۔ ۵۸۔النساء4:03۔
۵۹۔فتح الباری: 2494/5۔ ۶۰۔النھایہ: 292/5۔
۶۱۔سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 3678۔ ۶۲۔سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2719۔
۶۳۔سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 6267۔
۶۴۔کنز الاعمال من سنن الاقوال والافعال، علی بن حسام الدین ہندی، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۹۹۹ء، 85/7۔
۶۵۔اسد الغابہ ابن اثیر، محمد بن محمد، دارالفکر بیروت، ۱۹۵۳ء، 461/5۔
۶۶۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، دارالتراث العربی بیروت، ۱۹۸۸ء، 46/2۔
۶۷۔صحیح مسلم، حدیث: 1001۔ ۶۸۔صحیح مسلم، حدیث: 1000۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.